دہلی اردو اخبار

جلد 4

نمبر 236

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیشگی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

29 راگست 1841 یوم یکشنبہ

[ص 1 کالم 1]

احکام

فریڈرک اوکٹویس ولس صاحب ممالک مغربی کے اکاؤنٹنٹ کو بذریعہ چٹھی ڈاکٹر صاحب کے حصول صحت واسطے کوہِ منصوری پر جانے کے لیے تین مہینے کی رخصت عنایت ہوئی۔ رخصت مذکورہ جس تاریخ سے کہ صاحبِ موصوف اپنی خدمت تفویض کریں گے اُس دن سے محسوب ہوگی اور سی. گرانٹ صاحب صاحب ممدوح کی جگہ ممالک مغربی کے اکاؤنٹنٹ کا کام کرے گا ایف ایچ سمپسن صاحب بطور ایکٹنگ کے حصار کا مجسٹریٹ اور کلکٹر معین ہوا جو ہیں کہ صاحبِ ممدوح بجنور کے کار بندوبست سے جہاں وہ بالفعل مامور ہے اس قدر فراغت حاصل ہو کہ بعد اُس کے ہرج واقع نہ ہو، وہیں وہ حصار کو روانہ ہوگا صاحب موصوف کے جانے کے بعد ایف اِس ہیڈ صاحب بجنور کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کی خدمت بجالائے گا ڈبلیو کننگھم صاحب متھرا کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کو اپنے ہی کام کے لیے ماہِ آئندہ کی پہلی تاریخ سے تین مہینے کی رخصت عنایت ہوئی۔

فورٹ ولیم

لے جس لیٹو ڈیپارٹمنٹ 5 رجولائی 1841 ممالک ہند کے نواب گورنر جنرل بہادر نے کونسل کے اجلاس میں 5 رجولائی 1841 کو قانونِ مفصلہ ذیل جاری کیا لہٰذا اب اطلاعِ عام کے واسطے اشتہار دیا جاتا ہے قانون نمبر 11، 1841 کا سرکار کمپنی کی ہندوستانی عہدہ داروں اور سپاہیوں کے باب میں جو قوانین کہ لشکری کورٹ آف ایکوسٹس کی بابت رائج ہیں اُن کی اصلاح اور مجتمع کرنے کے لیے یہ قانون ہے۔

1۔ حکم ہے کہ قانون ہٰذا کے رو سے لشکری کورٹ آف ریکوسٹس کی بابت جمیع قوانین اور دفعات مروجہ منسوخ ہوئیں مگر مدراس اور بمبئی کی پریسیڈنسی کے دستور العمل مجاریہ کے رُو سے چھاؤنی اور جس مقام پر کہ پریسی ڈنسی مذکور کا لشکر وارد ہے وہاں کے بازار لشکری کے مقدماتِ خفیفہ کو جو عہدہ دار واحد کہ انفصال کرنے کے لیے مقرر اور مجاز ہے اُس میں قانونِ ہٰذا کا کوئی حکم مخل نہ ہوگا یا مدراس کی پریسیڈنسی کے قوانین مجاریہ کے رد سے کسی اہل فوج کے نام پر نالش ہووے تو اس مقدمہ کے فیصلہ کو پنچایت کے روسے تجویز کرنے میں بھی کسی

طرح سے ممانعت نہ کرے گا۔

2۔ بقید شرائط مذکورہ بالا کے حکم ہے کہ سرکارِ کمپنی بہادر کی عملداری میں جو ہندوستانی عہدہ دار خواہ سپاہی خواہ کوئی اور شخص سرکارِ موصوف کی ہندوستانی افواج کی آئین لشکری کے تابع ہیں یا جو شخص کہ کسی مقام لشکر یا چھاؤنی میں بودوباش رکھ کے کسی طرح کی تجارت یا اور کام لشکری بازار میں کرتے ہیں اگر اُن کے نام پر ذاد وستد یا اور مقدمات کی بابت جو کہ (کذا) ذات سے متعلق ہیں نالش ہو تو بشر طیکہ شئے متنازعہ کی مالیت دوسو روپیہ سے زیادہ نہ ہو اور مقدمہ کی بنا اور اُس کے رجوع ہونے کے وقت [ص 1 کالم 2] مدعی علیہ اشخاص مذکورہ بالا کی تصریح کے موافق ہو تو مقدمہ کا انفصال لشکری عدالت میں ہوگا اور کہیں نہ ہوگا مگر قانون ہذا کی رو سے کسی لشکری عدالت میں کوئی مقدمہ تنازع ذات برادری یا دعویٰ شئے غیر منقولہ کے بابت فیصلہ کے واسطے دائر نہ ہوگا۔

3۔ حکم ہے کہ ہر مقام لشکر یا چھاؤنی کے یا جو فوج کہ معرکہ میں ہووے اُس کے کسی حصہ کے کمان افسر یعنی سردارِ مختار کو لشکری عدالت کے مقرر کرنے کا اختیار ہے اور عدالتِ موصوفہ میں اسی پریسیڈنسی کے سپہ سالار کے احکام سے جس میں مقام یا چھاؤنی مرقومہ واقع ہے یا اگر ایسے احکام صادر نہ ہوں تو اُسی کی جامع عہدہ دار کی مرضی کی موافق تین صاحبان انگریز اہل ہند سے کم اجلاس نہ کریں گے لیکن ہندوستانی عہدہ داران مذکورہ کے ساتھ ایک صاحبِ انگریز بھی جو پانچ برس سے کم عرصہ کا ملازم نہ ہو روئیداد کی ترتیب اور سربراہی کرنے کے لئے مقرر ہوگا واضح ہے کہ جس مقام یا چھاؤنی میں تنازع واقع ہو یا جس جگہ مدعا علیہ کی بودوباش ہے اگر وہاں عہدہ دارانِ انگریزی یا ہندوستانی عدالتِ مذکورہ کے تقرر کے واسطے کافی نہ ہوں تو مقدمہ مذکورہ اُس سے نزدیک ترین مقامِ لشکر یا چھاؤنی میں جہاں حسب ضابطہ مرقومۃ الصدر کے لشکری عدالت کا تقرر ممکن ہو انفصال پاوئے گا۔

4۔ حکم ہے کہ عدالت موصوفہ کا ہر مہینے میں تقرر عمل میں آئے گا اور طلب بٹنے سے پیشتر کسی فرصت کے دن اجلاس ہوگا۔

5۔ حکم ہے کہ سرکار کمپنی بہادر کی ہندوستانی افواج کی کورٹ مارشل کا مقدمات کی تجویز میں جو رواج ہے سو ہی حتی الامکان عدالتِ مذکورہ کا بھی ہوگا اور جو کہ کورٹ مارشل کا گواہوں کے طلب کرنے میں اختیار ہے وہی اس عدالت کو بھی حاصل مگر عدالت مذکورہ کو ہر مقدمہ میں متخاصمین کے اظہار لینے اور اپنی مرضی سے اُن کو طلب کرنے خواہ نہ کرنے کا اختیار ہے اور قانون ساتویں 1841 کے رو سے غیر حاضر متخاصمین اور غیر حاضر گواہوں کی زبان بندی کرنے میں سرکارِ کمپنی کی دیوانی عدالتوں کو جو اختیار ہے وہی اس عدالت کو بھی ہوگا مگر جو اظہار اُس کمیشن کے بہ موجب جو کسی لشکری کورٹ آف ریکوسٹس سے صادر ہو لیے جائیں گے سو ہر

COPYRIGHT

ایک کورٹ آف ریکوسٹس میں جو اُس کے بعد اجلاس کرے بطور گواہی کے منظور ہونگے اور قانون ہذا کی رو سے لشکری کورٹ آف ریکوسٹس سے کمیشن قانون ساتویں 1841 کے بہ موجب باوجود یہ کہ جس عدالت میں کمیشن مذکورہ مرسل ہوں وہ لشکری عدالتوں مذکورہ کے علاقہ سے باہر نہ ہووے، صادر ہو سکتے ہیں۔

6۔ حکم ہے کہ جو گواہ حاضر ہونے میں تغافل خواہ گواہی دینے کا انکار کریں خواہ جھوٹا حلف اُٹھائیں اور جو شخص گواہوں کو جھوٹا حلف اُٹھانے کے لئے ترغیب دیں (کذا) لشکری کے تابع ہوں تو اُن کی تحقیقات اور سزا کورٹ مارشل کی معرفت ہوگی اور جو احکام کہ آئین لشکری کے تابع مجرموں کے واسطے لشکری مقدمات کی تحقیقات اور سزا کے بابت میں اشخاص مذکورہ اُن ہی کے تابع ہوں گے اگر گواہانِ مذکورہ [ص 2 کالم 1] آئین لشکری کے تابع نہ ہوں تو اُن کی تحقیقات و سزا سرکار کمپنی بہادر کی نزدیک ترین عدالتِ فوجداری کے صاحب (خواہ وہ عدالت مقدمات فوجداری شخص موصوف پر حسب معمول اختیار رکھتی ہو یا نہیں) اُسی طور پر کریں گے جیسے کہ صاحبانِ عدالت موصوفہ بہ لحاظ اُن جرائم مذکورہ کے جو کہ انہی کے علاقہ میں واقع ہوں کر سکتے ہیں۔

7۔ حکم ہے کہ جو شخص خواہ لشکری خواہ اس کے غیر خواہ انگریز یا ہندوستانی کسی طرح کے الفاظ یا اشارات یا حرکاتِ دہشت انگیز یا کسی اور طرح سے لشکری کورٹس آف ریکوسٹس کی رویدادیں (خود حاضر ہو کر یا نہ ہو کر) خلل انداز ہووے اگر وہ شخص آئین لشکری کے تابع ہو تو کورٹ مارشل سے والا سرکار کمپنی بہادر کے نزدیک ترین عدالت فوجداری سے (خواہ وہ عدالت مقدمات فوجداری میں شخص مذکور پر حسب معمول اختیار رکھتے ہوں یا نہیں) اُسی طور پر سزا پائے گا گویا کہ جس عدالت میں سپرد ہوا اُسی کے اجلاس کے وقت جرم مذکور کا صادر ہوا تھا۔

8۔ حکم ہے کہ ہر مقدمہ کی رویداد جو لشکری کورٹ آف ریکوسٹس کے حضور دائر ہو تحریر ہو کر داخل دفتر رہے گی اور جن گواہوں کی کہ زبان بندی ہوئی ان کی گواہی کا مضمون اور جن کی زبان بندی قوانین کے رو سے قابل جواز نہ ہونے یا اُس سے سروکار نہ رکھنے یا کسی اور وجوہات سے نہ ہوئی اُن سب کی کیفیت رویدادِ مذکورہ میں مندرج ہوگی اور اس پر اہالیانِ عدالتِ مذکورہ بالا اپنی صحیح کریں گے اور مقدمات کی تجویز کے عدالت موصوفہ کا ہر ایک میر مجلس انگریزی عہدہ دار رویداد مذکورہ یا اُس کی نقل مقام لشکر یا چھاؤنی سردار مختار کو حتی الامکان جلد ارسال کرے گا۔

9۔ حکم ہے کہ جو دعویٰ دو سو روپیہ سے زیادہ کا ہو یا کئی دعوے علیحدہ علیحدہ جن کی تعداد زرِ مذکور سے زیادہ ہو تو مدعی یا مدعیان کو مدعا علیہ سے دو سو روپیہ سے زیادہ قابل الوصول نہ ہوں گے اور فیصلہ کورٹ آف ریکوسٹس کا ہر ایک دعویٰ کے بابت ہر ایک عدالت میں اس کے یا اُسی بناء پر مقدمہ میں اُس سے زیادہ یا کسی اور دعویٰ

کی سماعت کا مانع ہوگا بشرطیکہ عدالتِ لشکری میں رجوع ہونے سے پیشتر ہی شئے متنازعہ واجب الادا ہوا ور اگر اُس کے خلاف مدعا علیہ دعویٰ کرے تو ہر ایک عدالت لشکری کو اُس میں تجویز کرنے کا اختیار ہے اور جو سود کہ متخاصمین نے آپس میں قرار دیا ہے بشرطیکہ وہ ملک کے رواج سے زیادہ نہ ہو لشکری عدالت کو اُس کے وصول کرانے کا اختیار ہے اور بعد اجرائے قانون ہذا کے اجناس کی خرید وفروخت کے سوائے جو عہد و پیمان کہ زرِ قرضہ کی بابت ہوگا اگر بیس روپیہ زیادہ ہو تو اس کی تصریح مدعا علیہ کی زبان میں ایک کاغذ پر تحریر ہوگی اور اُس پر آپ یا بہ جز مدعی کے کسی اور کی معرفت اپنا العبد کرادے گا واضح ہو کہ جو قرض چھ برس سے زیادہ کا ہوا گر عرصہ مذکور میں اور مقدمہ کی رجوع ہونے سے پیشتر اُس کے ادا کا اقرار کرنا ثابت نہ ہو تو کسی کورٹ آف ایکوسٹس کو قرضۂ مذکور کے دعویٰ کی سماعت کا اختیار نہ ہوگا۔

10۔ حکم ہے کہ متخاصمین میں سے اگر کوئی شخص اصالتاً یا وکالتاً حاضر نہ ہووے یا لشکری عدالت کے حکم کے بہ موجب گواہوں کو حاضر نہ کرے تو صاحبانِ عدالت اُتنا اطمینان حاصل کرکے کہ فریق مذکور ان کے حکم مصدرہ سے فی الواقع آگاہ ہو گیا ہے۔[ص 2 کالم 2] اُس کی غیر حاضری میں ہی مقدمہ کا انفصال کریں اور اگر اس صورت میں مدعی کے خلاف ڈگری صادر ہو تو پھر اُس کو مقدمۂ مذکور کے از سرِ نو دائر کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔

11۔ حکم ہے کہ جس سردار مختار کو مقدمہ کی روئیداد مذکور کو اُسی یا کسی اور لشکری کورٹ آف ریکوسٹس میں نظر ثانی کے واسطے ابلاغ کرے اور ہر ایک مقدمۂ مذکورہ میں بشرطیکہ قانون کی رو سے کچھ ہرج واقع نہ ہو تو صاحبِ عدالتِ موصوفہ کا حکم ثانی قطعی ہوگا اور اگر ہو تو افواج سرکار کے سپہ سالار کی خدمت میں مقدمۂ مذکور مرسول ہوگا اور سپہ سالار ممدوح کو اُس کے مسترد کرنے کا اختیار ہے الا مقدمہ مذکورہ کے از سرِ نو دائر کرنے میں کچھ تخلل واقع نہ ہوگا واضح ہو کہ صاحبان عدالت اُس گواہی کو جو تجویز سابقہ کے وقت نہ ہوئی تھی تجویز جدیدہ کے وقت لے سکتے ہیں۔

12۔ حکم ہے کہ ہر ایک مدعی اپنا دعویٰ لکھ کر چھاؤنی کے اسٹیف افسر عرف بریگیڈ میجر کو گذرانے اور دعاوی مذکورہ فہرست میں مندرج ہو کے صاحب موصوف کی معرفت پلٹن کے ایڈجوٹنیٹ یا مالک سررشتہ پاس عدالت کے اجلاس سے اقل درجہ دو دن پیشتر مرسول ہوں گے اور جو مدعا علیہ پلٹن یا سررشتوں مذکورہ سے متعلق ہو اُس کی طلبی کی جواب دہی صاحبانِ ایڈجوٹنیٹ یا مالک سررشتہ کے ذمہ جو جس سے متعلق ہے ہوگی۔

13۔ حکم ہے کہ لشکری کورٹ آف ریکوسٹس کی ہر ایک ڈگری اجرا ہونے سے پیشتر چھاؤنی کے حکم نامہ میں مشتہر ہوگی۔

14۔ حکم ہے کہ لشکری کورٹ آف ایکوسٹس کی ڈگری صاحبانِ عدالت کے حکم بہ موجب عموماً خواہ خصوصاً اجرا ہوگی مگر چھاؤنی کے سردار مختار کو باوجود صاحبانِ عدالت موصوفہ کے حکم کے اپنی مرضی سے ڈگری کے عموماً

خواہ خصوصاً جاری کرنے کا اختیار ہے۔

15۔ حکم ہے کہ عموماً اجرائے ڈگری کے ہونے پر اگر قرض مذکور فوراً ادا نہ کیا جاوے تو چھاؤنی کے سردار مختار کے حکم دستخطی سے قرض دار جتنا اسباب مع مکانات یا اور عمارات واقع مقام لشکر یا چھاؤنی کے جو مقام یا چھاؤنی مذکور کی حدود میں ہیں یا اور کہیں پایا جاوے وہ سب قرق ہو کر ادا کیا جائے گا اور باوجود اس کے اگر قرضِ مذکور ادا نہ ہو سکے تو قرض دار مرقوم اگر سپاہی نہ ہووے حسب مراد قانون دوسری 1840 کے مقام لشکر یا چھاؤنی کی نزدیک ترین یا کسی اور مجلسِ مناسبہ میں جو اُسی کے حدود میں واقع ہو بہ میعاد دو مہینے کے اگر زر قرضہ اس عرصہ میں ادا نہ کر دے تو گرفتار ہو کر مقید رہے گا اور اُس کے پیچھے یہی اگر اس کا اسباب مقامِ لشکر یا چھاؤنی کی حدود کے اندر یا کسی اور جگہ پر ملے گا تو ادائے زر قرضہ کے واسطے قرقی اور نیلام کے لائق ہو گا اور اگر سپاہی نہ ہووے اور اُس کی اشیا کا نیلام ادائے زرِ قرضہ کو وفا نہ کرے تو زر بقایا ادا کرنے کے لئے دفعاتِ مفصلہ ذیل کے رو سے حکم ہو گا کہ لزوماتِ ساز اور وردی کے اُس کی تنخواہ میں سے ہر مہینے روپیہ وضع ہوتا ہے۔

16۔ حکم ہے کہ اگر اجرائے ڈگری خصوصاً ہو تو زرِ قرضہ اور کسی طرح سے نہیں مگر قرض دار طلب اور (کذا) وظائف بالائی میں سے ادا کیا جائے گا اور ڈگری کی سارٹیفکیٹ اور جو حکم اور ارشاد کہ ڈگری مذکورہ میں مندرج ہیں وہ سردارِ مختار کے دستخط سے قرض دار کے ماہیانہ سے روپیہ وضع کرنے کے لیے کافی ہوں گے مگر اہلِ سند [ص 3 کالم 1] عہدہ دار کی نصف تنخواہ اور بے سند عہدہ دار یا سپاہی کی چہارم تنخواہ سے زیادہ کسی مہینے میں ضبط نہ ہو گی۔

17۔ حکم ہے کہ جو مقام لشکر سرکار کمپنی بہادر کی عملداری سے باہر ہیں ان میں (کذا) سندیا اور مقدمات جو کہ انسان کی ذات سے متعلق نہیں ان کے بابت کتنے ہی کی مالیت ہو لشکری عدالت موصوفہ اشخاص مرقومہ بالا کے نام نالش ہو سکے گی بشرطیکہ عدالت مذکورہ کے اہلِ مجلس انگریزی عہدہ دار ہوں اور کہ اگر زر دعویٰ دو سو روپیہ سے زیادہ ہو تو اُس کا اپیل نزدیک ترین پریسیڈنسی کی صدر عدالت کے حضور اُن ہی احکام کے رو سے ہو گا جو دیوانی عدالت ہائے توابع کے مقدمات کی اپیل کے بابت مروج ہیں۔

18۔ حکم ہے کہ قانون ہذا کے اجرا ہونے سے پیشتر جو مقدمہ کہ دائر ہوا اُس سے قانون مذکور سروکار نہ رکھے گا اور نہ کسی اُس مقدمہ سے جو ماہ اگست آئندہ کی دسویں تاریخ کے پیشتر آغاز ہو۔ فقط ٹی ایچ میڈوک ممالک ہند کی گورنمنٹ کا سکریٹری۔

پولیس

تھانہ دار گذر کشمیری دروازہ نے ایک چور کو مع مال مسروقہ جو سات سواڑتیں روپے نو آنہ نو پائی کا سُنا جاتا ہے گرفتار

کیا۔ کہتے ہیں کہ یہ تھانہ دار بھی بہت ہوشیار اور دیانت دار منتخب تھانہ داروں میں ہے۔ یہ تھانہ دار بھی اُسی نسل اور وطن میں سے ہے جس نسل اور وطن کا تھانہ دار گذر قاسم جان کا تھا جس نے قمار بازوں کو گرفتار کیا تھا بلکہ قرابتِ قریبہ آپس میں رکھتے ہیں فی الواقع یہ چند سید ہم جدی دِکھنے میں آئے ان سب کو دیانت دار اور ہوشیار پایا اس میں شک نہیں کہ یہ تھانہ دار اگر طمع کو راہ دیتا تو یا چور کو چھوڑ دیتا یا مال مسروقہ میں تصرف ممکن تھا صورت گرفتاری ایسی ہی سنی گئی اس کو بہت گنجائش تھی لیکن اِسے حفظ دیانت بہت سُنا جاتا ہے اکثر مجرم سابق بھی گرفتار کئے ہیں اور سزایاب ہوئے ہیں۔ ایک بھائی ان کا کوتوالی میں محرر سُنا جاتا ہے کہتے ہیں وہ بھی دیانت میں (کذا) ہے کچھ شانِ الٰہی ہے بعض قوم کا اور جگہ کا خاصہ اُس نے ایسا ہی پیدا کیا ہے (کذا) کے اور جگہ کے سب اچھے ہوتے ہیں الحق تعز من تشاء و تذل من تشا۔

وفات راس بل صاحب

ہم بہت افسوس کرتے ہیں ظاہر کرنے کو کہ راس بل صاحب پولیٹی کل ایجنٹ سندھ نے پہلی تاریخ ماہ حال کو مقام کوئٹہ میں مرض تپ اور بلغم وغیرہ سے وفات پائی۔ کہتے ہیں کہ صاحب موصوف بہت بلند عزم، دانا اور ذی لیاقت تھے لیکن اکثر (کذا) اور (کذا) کام کرتے تھے اور مزاج صاحب موصوف کا بہت غصہ ناک تھا۔

قندھار

وہاں کی چٹھی مورخہ 26/جولائی سے حال مارے جانے مسٹر اوگورسن صاحب کا اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ صاحب مذکور صبح کے وقت ہواخوری کے لئے گئے تھے ایک افغان جو کہ قابو اور موقع دیکھ رہا تھا اُس نے برابر آن کر (کذا) چاقو صاحب مذکور کی آنتوں میں مارا اور دوسرا زخم بھی پہنچانے کو تھا کہ اس میں ایک سپاہی رجمنٹ (کذا) کا جا پہنچا اور ایک لاٹھی کی ضرب سے اُسے زمین پر گرا دیا اور اُسے گرفتار کرکے [ص 3 کالم 2] حاکمانِ سول کے پاس پہنچا دیا حاکمانِ موصوفین نے اُسے توپ سے اُڑا دیا لیکن صاحب مذکور بھی اُس زخم کاری سے جانبر نہ ہوئے مجرم مذکور نے پیش از لے جانے کے یہ بیان کیا کہ میں ایک اور فرنگی کے پالکی کے پیچھے بھی بہ ارادہ قتل کے گیا تھا لیکن قابو نہ پایا آخر پھرتے ہوئے اس فرنگی کو قتل کیا کہتے ہیں کہ اُس پالکی میں ڈاکٹر جیکب صاحب 38 رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کے تھے اور زبانی افغانِ مذکور کے یہ بھی ظاہر ہوا کہ میرے ساتھ کے سات آدمی اور بھی ہیں اور انہوں نے قسم قرآن کی کھائی ہے کہ ہم جہاں کہیں فرنگی کو اکیلا دوکیلا پا دیں گے قتل کرینگے بعد اس کے ایک اور واردات بھی ایسی ہی واقع ہوئی کہ ایک سوار مسلح قوم افغان رات کے وقت شہر میں آنے لگا سنتری نے منع کیا سوار نے اس پر پستول سر کی سنتری بچ گیا اور سنگین سے بندوق کی اُسے روکنے لگا سوار نے متواتر تین تلواریں اُسے ماریں القصہ سوار گرفتار کیا گیا اور پھانسی پائی۔ کہتے ہیں کہ قوم افغان بہت سرکش ہے اور قوم انگریزی کو بہت ناپسند کرتے ہیں۔

کنٹون

وہاں کے اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ سپاہ خشکی اور جہاز کی جزیرہ ہونگ کونگ میں مقیم ہے اور وہاں شدت بیماری کی سُنی جاتی ہے (کذا) اشتہار واسطے مطلع کرنے سوداگروں انگریزوں کے متضمن چلے جانے کے کنٹون سے جاری ہوئے ہیں چین والوں نے پھر اکثر قلعہ جات ہونگ کونگ پر قبضہ کیا ہے شرارت اُن لوگوں کی اس قدر سُنی جاتی ہے کہ تھوڑی دیر بعد لڑائی کے وہ لوگ سوداگروں انگریزی کے پاس واسطے ملاقات کے آئے اور جان و مال کی طرف سے انہیں بہت تسلی کی وہاں کے کمشنر نے اپنے بادشاہ کو لکھا ہے کہ اگر چہ بالفعل میں نے انگریزوں کو روپیہ دیا ہے لیکن بعد مرمت فصیل وغیرہ کے میں اُن کی جڑ یہاں سے اُکھاڑ ڈالونگا چنانچہ زال وغیرہ کی کشتیاں واسطے جلادینے جہازوں انگریزی کے تیار ہوتی ہیں اور بعضے یہ بھی کہتے ہیں کہ گردنواح کنٹون کے 90 گانوؤں کے لوگوں نے عہد کیا ہے کہ ہم انگریزوں کو غارت کردیں گے سلاح طرح طرح کے جمع کئے ہیں اور اشتہار واسطے جمع اور مستعد اور مسلح ہونے لوگوں کے جاری ہوئے ہیں۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان

اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ بہ باعث طغیانی دریائے اٹک کے اکثر گاؤں اور قصبہ مقامِ مذکور کے بھی جو کہ کنارہ پر دریائے مذکور کے تھے غرق ہوگئے لوگوں کے گھروں میں سیلاب چلا گیا اور تمام اسباب اور مویشی اُن کی غارت ہوگئی۔

سردار روح اللہ خان معتمد اور مختار نواب شاہ نواز خان منکیرہ وال کا مہاراجہ والیِ لاہور سے انحراف اختیار کر کے پہاڑوں میں رہتا تھا اور مسافروں اور سپاہِ لاہور پر حملہ کر کے انہیں لوٹ لے جاتا تھا اور افغان بھی اُس کے شریک تھے اب بعد وفات اُس کی کے اُس کے بیٹے نے بھی وہی شیوہ اختیار کیا تھا مگر دیوان لکھی مل کاردار والیِ لاہور نے از راہِ کاردانی اُسے راہِ راست پر لا کر اُن حرکات سے باز رکھ کر مطیع کیا اب سوداگر اور مسافر بہ امن و امان اُس راہ سے آمدورفت کرتے ہیں۔

[ص 4 کالم 1]   خط ——— صاحب سپرنٹنڈنٹ دہلی اردو اخبار سلمہٗ

تمہارے اخبار مورخہ 22/ ماہ حال سے (کذا) کہ مارٹن صاحب بہادر بہ نظر رفاہ عام رعایائے ہندوستان کے تین باتیں کورٹ آف ڈائرکٹرس میں پیش کیا چاہتے ہیں اول لوگوں کو دے ڈالنا زمینوں اُفتادہ کا دویم بیچ ڈالنا زمین خالصہ کا اور تیسرے ٹھیکہ دے دینا زمینوں خالصہ کا اور پر قبولیت پٹہ دوام کے سُو نزدیک عقل ناقص میری کے وقوع ان امورات کا بالکل ناممکن معلوم ہوتا ہے کیونکہ لوگ اس ملک کے بہت مفلس ہیں اور کبھی نہیں زمین کو خرید سکتے ہیں

COPYRIGHT

اور جو مفلس نہیں وہ فائدہ آئندہ پر نظر نہیں رکھتے بالفعل (کذا) فائدہ کو پسند کرتے ہیں اور اس میں بالفعل فائدہ نہیں۔ وہ طور جس پر کہ بندوبست محالات کا ہوتا ہے وہ اکثر اس عقیدہ پر ہوتا ہے کہ جتنا ممکن ہو سرکار کا فائدہ اور نفع متصور رہے اور کچھ خیال اور لحاظ زمینداروں کے فائدہ کا نہیں اس سبب سے ہم نہیں دیکھتے کہ زمیندار آسودہ حال رہے چنانچہ بہت زمین بے زراعت پڑی ہے اور بے زراعت پڑا رہنا اس قدر زمین ہندوستان کا ایک صاف اور ظاہر دلیل ہے واسطے مفلسی رعایا کے کیونکہ اگر رعیت یہاں کی آسودہ حال ہوتی تو اس قدر زمین بغیر تردد اور زراعت کے نہیں پڑی رہتی۔ باوجودیکہ ملک ہندوستان کا اس قدر آباد ہے پھر بھی زراعت بہت کم ہے برخلاف اور ملکوں مثلِ انگلستان وغیرہ کے جہاں کے باوجود کم آبادی کے بہت سی زمین میں زراعت ہوتی ہے نسبت اس ملک کے۔ چنانچہ حال اس پچھلے دنوں کے قحط کا لوگوں کو یاد ہوگا کہ اچھے اچھے زمیندار بلکہ لمبردار سرکاری بہ سبب مفلسی اور گرسنگی کے سڑکوں وغیرہ پر واسطے حاصل کرنے وجہ معاش کے، کام بیلداری اور مزدوری کا کرتے تھے جو کام کے سرکار نے واسطے پرورش غریب غربا اور محتاجوں کے تجویز کیا تھا اور ہزاروں زمیندار اپنے گاؤں چھوڑ چھوڑ کر ممالکِ دور دراز میں چلے گئے اور بہتیرے مارے بھوک کے سڑکوں پر مر گئے اگر سرکار ان پر رعایت کرتی اور ان کو کچھ گنجائش چھوڑتی تو یہ ان کا حال کبھی نہیں ہوتا تو ایسی ایسی وجوہات سے یہ قیاس میں نہیں آتا کہ ایسے لوگ خریدار زمینوں افتادہ کے ہوسکیں اور اس میں اپنے خاص روپیہ سے تردد کروائیں یا واسطے دوام کے پٹہ لکھوالیویں۔ بندوبست دوام میں اگرچہ بیشک بہت فائدہ ہے اور یہ ممکن بھی ہے لیکن بندوبست کرنا اوپر اُن جمعوں کے جو کہ اب مقرر کی گئی ہیں واسطے زمینداروں کے بہت مضر ہے اس میں شک نہیں کہ یہ جمع بہت سنگین ہے ہر ضلع میں ہر سال اُن پر بہت باقی رہتی ہے اور ہمیشہ ہم یہ حال دیکھا کرتے ہیں کہ اس سبب سے آخر کو اُن کے بسوہ نیلام ہوجاتے ہیں اور پٹے فسخ ہوجاتے ہیں اور جس صورت میں کہ جمع دس یا بیس سال کے ٹھیکہ کی اُن سے بیباق نہیں ہوسکتی تو ہمیشہ کی مالگذاری سے وہ کیونکر عہدہ برآ ہوسکیں گے۔ بالفرض مارٹن صاحب کے کہنے سے تمام زمین بک گئی تو بھی ہم کو طمانیت اور خاطر جمعی کیونکر ہو کہ سرکار اور ٹیکسوں کو نہیں لے گی سب ملکوں میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ گورنمنٹ اُتنی آمدنی لیتی ہے جتنا کہ خرچ ہے لیکن اس ملک میں اُس کے برخلاف ہوتا ہے یعنی جتنا سرکار لے سکتی ہے لیتی ہے چنانچہ خرچ بیچ پریسڈنسیوں بنگال، مدراس اور بمبئی کے مئی 1838 سے اپریل 1839 تک ایک کروڑ 35 لاکھ 49 ہزار 9 سو 16 روپیہ اور 1839 سے 1840 تک 18 کروڑ 49 لاکھ 12 ہزار چھ سو تیس روپیہ تھا اور آمدنی مئی 1838 سے اپریل 1839 تک 21 کروڑ 79 لاکھ 41 ہزار 7 سو 29 روپیہ اور 1839 سے 1840 تک 20 کروڑ 48 لاکھ 5 ہزار ایک سو اکیاون روپیہ تھا چھوڑتے ہوئے ایک نفع واسطے ان دو سال کے پانچ کروڑ 3 لاکھ 34 ہزار تین سو 31 روپیہ کا باوجودیکہ دونوں سال قحط سالی کے تھے آمدنی بھی سالہائے گذشتہ سے بہت کم ہوئی اور خرچ بھی باعث مہم افغانستان کے زیادہ ہوا تو بھی بغیر تامل کے کہہ سکتے ہیں کہ سالانہ نفع سرکار کا بعد وضع اخراجات

کے پانچ کروڑ روپیہ کا کم سے کم ہوگا تس پر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ ملکیں قدیمی غریب معافی داروں کی ضبط ہوتی جاتی ہیں اور نیا بندوبست تخفیف سے نہیں ہوتا کہ بہتیرے نوگاؤں نیلام ہوتے ہیں تخفیف سے ہوتو نیلام کیوں ہو اگرچہ عملداری سرکار کمپنی کی بہت لحاظوں میں ہزاروں درجہ سابق کی عملداریوں سے بہتر ہے ایسی امنیت جان اور مال رعایا کی کسی وقت میں نہیں تھی جیسے کہ اب ہے لیکن بہ لحاظ مذکورہ بالا کے رعایا کا بہت نقصان ہوتا ہے اور رعایا کا تباہ ہونا ہی درحقیقت انجام کا نقصان سرکار کا ہے بالفعل تو مارٹن صاحب بہ حسب اتفاق بہ باعث خوش اقبالی رعایائے ہندوستان کے انگلستان میں قیام رکھتے ہیں۔ اور ان کی بہبودی میں سائی ہیں لیکن یہاں کے لوگوں کو چاہئے کہ بعضے صاحبوں دانا اور تجربہ کار کے تیئں (کذا) طرف سے بطور اپنے وکیلوں اور مربیوں کے مقرر کریں تا کہ وہ لوگ بیچ برآمد ان کی عرضیوں اور فائدوں کے ہمیشہ کوشش کیا کریں اور ہر امر میں اُن کے حامی اور مددگار رہیں لیکن یہ عقل اور ہوش انہیں کہاں یہ رقص وسرود اور مرغ بازی اور تماشہ بینی کو سب پر فائق جانیں ان سے یہ بات کب ہو سکے۔ الراقم دوست ہندوستانی۔

خط ——— صاحب مہتمم دہلی اردو اخبار سلمہٗ

میں نے چند خطوط مضامین (کذا) اب کے آپ کے اخبار کے واسطے لکھے تھے لیکن اتفاق سے وہ سب گم ہو گئے چونکہ میں نے آپ سے اقرار کیا ہے کہ ہر ہفتہ میں کچھ نہ کچھ لکھتا رہوں گا اور چونکہ ع۔ مخبر صادق پہ ہوں دل سے نثار — کیوں کہ نہ پھر میں صادق الاقرار ہوں اور میہ دم اخیر (کذا) اس واسطے چند اشعارِ متفرق ایک تذکرہ شعرائے ہندو فارس میں سے واسطے تفریح طبع کے جو میرے زیر نظر (کذا) اُس کے عوض میں لکھے —فقط— اشعار— مطلع۔

کیا صوفی وکیا میکش مرے دونوں ہیں
پر مذہب و مشرب سے غافل میرے دونوں ہیں
دانہ خرمن ہے ان میں قطرہ ہے دریا ہم کو
(کذا)

کل کا تماشا ہم کو
اس بلندی پہ دیا عشق نے پہنچا ہم کو
کہ فلک آیا نظر خال سے چھوٹا ہم کو

(کذا)

اور وہ انسان بتاتا ہم کو
تھا مگر خاک میں اس ڈھب سے ملاتا ہم کو

پس مکدر (کذا)

ہم نے جانا کہ کیا خاک سے پیدا ہم کو
نہ اُٹھیں شور قیامت سے بھی وہ مست ہیں ہم
جب تلک کھولے نہ قم قم لبِ مینا ہم کو
ہم تو کرتے نہیں جون کوہ سخن میں سبقت
پردہ کچھ ہم سے سنے گا جو کہے گا ہم کو
ذوق بازی گہہ طفلان ہے سراسر یہ زمیں
ساتھ لڑکوں کے پڑا کھیلنا گو یا ہم کو
ایک دم میں ضربِ نالہ سے پتھر کو توڑ دوں
پتھر تو کیا ہے سدِ سکندر کو توڑ دوں
گر میں غرورِ دانش و جوہر کو توڑدوں
آئینۂ خیال مکدّر کو توڑ دوں
ہر موجِ غمِ عشق کو یہ بل ہے بل پے زور
کہتی ہے دست وپائے شناور کو توڑ دوں
کیا دورِ جام ہو کہے جب سر پہ دور چرخ
گرچاک پر پھرے تو میں ساغر کو توڑدوں

COPYRIGHT

احسان ناخدا کے اوٹھائے میری بلا
کشتی خدا پہ چھوڑدوں لنگر کو توڑدوں

نازک خیالیاں مری توڑیں عدو کادل
میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

غافلوں میں ہوں نہ میں ہُشیار ہوں
لیک اس کا طالبِ دیدار ہوں

قطعہ

ناصحا مجھکو ملامت تو نہ کر
کس طرح میں عشق سے بیزار ہوں

دل کو میرے عشق بازی کا ہے ذوق
کیا کروں میں ذوق سے لاچار ہوں

باہتمام موتی لعل پرنٹر پبلشر کے چھاپہ ہوا

COPYRIGHT